Adil Rashid
Asst. Professor (Urdu) RN COLLEGE
HAJIPUR

موضوع - پطرس بخاری اور ان کی مزاح نگاری

Topic - Patras Bokhari or ~~Unki~~ unki Mazahnigari

BA (H) - PART I

پطرس بخاری اور ان کی مزاح نگاری

پطرس بخاری کا اصلی نام سید احمد شاہ بخاری تھا۔ انہوں نے اپنا قلمی نام "پطرس" رکھ لیا تھا اور دنیائے ادب میں اسی نام سے جانے جاتے ہیں۔ ان کی پیدائش 1898ء میں پشاور میں ہوئی۔ ان کی ابتدائی تعلیم لاہور اور اعلیٰ تعلیم لندن میں ہوئی۔

تعلیم پوری کر کے وہ آل انڈیا ریڈیو سے منسلک ہو گئے۔ 1955ء میں انہیں اقوام متحدہ کے شعبہ اطلاعات کا جنرل سکریٹری مقرر کیا گیا۔ وہ پہلے ایشیائی ہیں جنہیں اس اعزاز سے نوازا گیا تھا۔

پطرس نے اردو مزاح نگاری کو فطری انداز سے متعارف کیا۔ وہ جیسے انسانوں کی کوشش ہی نہیں کرتے بلکہ واقعات اور کرداروں کے حرکات و سکنات سے فطری انداز

Scanned with CamScanner

میں طنز و مزاح کا عنصر پیدا کرتے ہیں۔ ان کے افسانوں کا
مقصد محض ہنسنا ہنسانا نہیں بلکہ اصلاح کا کوئی نکتہ مدنظر رکھنا
ہوتا ہے۔

بیدی کو ~~اسکا~~ اس کا احساس ہے کہ انسان کمزوریوں کا
پتلا ہے۔ اس لئے وہ کسی کی کمزوری پر اپنے افسانوں کی بنیاد
نہیں رکھنا چاہتے بلکہ بے باکی اور زندہ دلی سے اس کمزوری کا
اظہار کرکے ایک ہمدردانہ لہجہ میں واقعات کے نشیب و فراز
کا لطف اٹھاتے ہوئے گزر جاتے ہیں کہ قاری کی ہنسی میں
محبت اور ہمدردی کا عنصر بھی موجود ہوتا ہے۔

بیدی نے کردار نگاری اور سیرت نگاری میں ایک ماہر نفسیات
کا کمال دکھایا ہے۔ ان کے کردار اپنے فطری انداز میں سب کچھ
کرتے نظر آتے ہیں اور ان کو خود نہیں ہوتا کہ ان کی حرکتوں

Scanned with CamScanner

کا اثر دوسروں پر کیا پڑ رہا ہے ۔ پیٹرسن سیدث انسانی
اور اس کی جزئی باتوں کو باریکی سے دیکھتے ہیں اور اس میں
بھی ان کا تفکر ہوتی ہے کہ انسان تنہائی میں کیا کیا کرتا ہے ۔
ان کا تفکر انسانوں کے حرکات و سکنات میں بھی ہوتا ہے ۔
وہ انسانوں کے چلنے پھرنے کے انداز سے لے کر رفتار و گفتار، ہر ایک
بات کے بیان میں نفسیاتی مشاہدہ کا ثبوت دیتے ہیں ۔ یہی وجہ
ہے کہ ہمیں ان مضامین کو پڑھتے ہوئے ہمیں ان باتوں پر بھی ہنسی آتی
ہے جو خود ہمارے اندر بھی موجود ہے لیکن ہم اب تک اس سے انجان تھے ۔
پیٹرس کے کردار ارتقاء پذیر ہوتے ہیں ۔
پیٹرس کافی ذہین قلمکار تھے ۔ ان کا پلاٹ گورکھ دھندا نہیں رہا
بلکہ قلم کے اتار چڑھاؤ و مکالمہ اور روانی سب ایک ساتھ
مل کر معمولی خیال کو بھی بلند بنا دیتا ہے ۔

ان کا پلاٹ خاموشی سے اپنے گرد و پیش کے مناظر سے ہم رنگ ہوتا

ہوا ارتقاء کی منزلیں طے کرتا جاتا ہے اور ہمیں مسحور کر دیتا ہے ۔

کبھی کبھی وہ جملوں کی ترکیب اور الفاظ کی ترتیب سے بھی مزاح

پیدا کر دیتے ہیں ۔ ان کی برجستگی، ندرت ایک سیدھی سی بات

کو بھی خندہ آور بنا دیتی ہے ۔

منظر نگاری کو کم ہی انہوں نے اپنایا ہے لیکن جہاں اس کی کوشش

کی ہے وہاں اسے اسکے اصل رنگ میں پیش کرنے میں کامیاب

رہے ہیں ۔ معاشرے کی عکاسی اور عام گھروں کے نقشے کو

انہوں نے بڑی خوبصورتی سے پیش کیا ہے ۔

مزاح مضمون آفرینی کا کوئی بھی پہلو ہو وہ حقیقت سے الجھتا

نہیں ہے ۔ پلاٹ، کردار، سیرت، مزاح، منظر نگاری

ہر جگہ انہوں نے اصلیت کو پیش نظر رکھا ہے ۔

ان کی زبان عموماً سادہ اور سلیس ہے ۔ کہیں کہیں پنجابی محاوروں
نے ریختہ ڈالا ہے مگر مجموعی طور پر ان کی صاحب طرازی ملتی ہے ۔
اس میں روانی، زور، لوچ اور دلکشی سب موجود ہے ۔
ان کا اسلوب بیان زبان کی تمام لطافتوں کا حامل ہے ۔ شگفتگی
جا بجا مضمون کو دلکش بنانے میں معاون ثابت ہوتی ہے ۔
بیان کو اس قدر خوشگوار اور پر لطف بنا دیتے ہیں
جیسے کوئی ہم محفل راز و نیاز کی باتیں کر رہا ہو ۔

Scanned with CamScanner